DAR UL IFTA JAMIA BINORIA SITE KARACHI PAKISTAN
Ph: 021 - 2560300 - Ext.: 286 | Mobile:03332212607
Web Site: www.onlinefatwa.com | Email:daruliftа@gmail.com

S No: ========= 3143
Fatwa No: ===== 35495
Date: ========= 2/6/2007

NAME :>> Ghayyour Ahmed
ADDRESS :>> Thailand
EMAIL :>>
SUBJECT :>> AQAID

QUESTION :>> Mera sawal ye hey keh agr koi Muslim Deen-e-Islam Chhor ker Christian ho jaye to usey usey wajub-ul-qatal kyo smajha jata hey jubkeh Quran Pak main Kahee bhi Irtedad ki saza Qatal nahee hey bulkeh ye likha hey keh deen main jabar nahee hota. Lakin is key bawjood ager koi Islam chhor ker christian mazhab qabool kurta hey hey to usey Qatal kyo kurey hain kis qanoon key tehat? aur aaj kaal pakistan main Qanoon-e-irtedad nafiz kurney ki jo batain horahi hain kya ye Islami hain? bura-e-mehrabi Quran Sunnah ki roshni main is ka Fatwa send kurain.

میرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی مسلم دینِ اسلام چھوڑ کر کرسچن ہو جائے تو اسے واجب القتل کیوں سمجھا جاتا ہے جبکہ قرآن پاک میں کہیں بھی ارتداد کی سزا قتل نہیں ہے بلکہ یہ لکھا ہے کہ دین میں جبر نہیں ہوتا۔ لیکن اسکے باوجود اگر کوئی اسلام چھوڑ کر کرسچن مذہب قبول کرتا ہے تو اسے قتل کیوں کرتے ہیں کس قانون کے تحت۔ اور آجکل پاکستان میں قانونِ ارتداد نافذ کرنے کی جو باتیں ہو رہی ہیں کیا یہ اسلامی ہیں۔ براہِ مہربانی قرآن و سنت کی روشنی میں اس کا فتویٰ ارسال کریں۔

(غیور احمد۔ تھائی لینڈ)

"الجواب حامداً ومصلیاً"

آجکل اس بات میں ابتلاء عام پایا جاتا ہے کہ ہر مسئلے کی دلیل صرف قرآن مجید سے طلب کی جاتی ہے حالانکہ شریعت مطہرہ کے دلائل چار ہیں قرآن کریم، سنت، اجماع امت قیاسِ صحیح اگر ان میں سے کسی ایک سے بھی کوئی مسئلہ ثابت ہو تو وہ شرعاً معتبر اور مسلمان کیلئے واجب العمل ہوتا ہے اسی طرح قرآن کریم میں ارتداد کی قباحت و شناعت اور اس کے تمام اعمال اکارت ہونے کی تصریح کے باوجود مرتد کی کوئی مخصوص سزا مذکور نہیں مگر احادیثِ صحیحہ سے بلاشبہ مرتد کی سزا قتل ہونا ثابت ہے اور مرتد کا قتل حضرات صحابہ کرام کے زمانہ سے لیکر آج تک امتِ مسلمہ میں اجماعی مسئلہ رہا ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں پایا جاتا اور فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دار الاسلام میں مرتد ہونا بڑے جرائم میں سے ہے جس کی سزا قتل ہے۔ نیز کسی جرم کی دنیاوی سزا کا قرآن میں نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ دنیا میں اس جرم کی کوئی سزا نہ ہو جیسے شراب پینے کو قرآن میں حرام قرار دیا ہے مگر اس کے ساتھ اسکی سزا ذکر نہیں کی گئی اور اس عدم ذکر سے یہ لازم نہیں آتا کہ دنیا میں اسکی کوئی سزا نہ ہو بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے پر حد قائم فرمائی اور اسکو کوڑے لگانے کا حکم

دیا اسی طرح مرتد کی دنیاوی سزا اگرچہ قرآن میں ذکر نہیں کی گئی مگر یہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اور اس آیت سے مرتد کے عدمِ قتل پر استدلال کرنا محض غلط اور عدمِ علم پر مبنی ہے اس لیے کہ اس آیت میں ارتداد کے مباح ہونے کا کوئی اشارہ بھی نہیں بلکہ اس آیت میں اس کافر کا حکم بیان کیا گیا ہے جو ابتدا ہی سے کافر ہو اسے اسلام میں داخل ہونے کیلئے کوئی زبردستی نہیں اور اگر پاکستان میں قانونِ ارتداد نافذ کرنے کی کوشش ہو رہی ہیں تو اسکی مکمل تفصیلات بھی ارسال کریں تاکہ اسمیں غور وفکر کرکے اس کا حکم شرعی بیان کیا جاسکے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ (بخاری ۲/۱۰۲۳)

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح وعلی راسہ المغفر فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ان ابن خطل متعلق بأستار الکعبۃ فقال اقتلوہ (بخاری ۱/۲۴۹)

وکل جزاء شرع فی ھذہ الدار فانما ھو لمصالح تعود الینا کالقصاص وحد الشرب وحد القذف والزنا والسرقۃ شرعت لحفظ النفوس والاعراض والعقول والأنساب فکذا یجب القتل بالردۃ لدفع شر الحرابۃ (حاشیۃ الھدایۃ ۲/۵۹۶)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد ریحان

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۳ جمادی الأخری ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]

۳ جمادی الآخرہ ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح

عبد [illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]

۳ جمادی الاخری ۱۴۲۸ھ

دار الافتاء [illegible]

[illegible]

23/6/07